سبق نمبر 44

[redacted]

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق سے پہلے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

[redacted]

بائبل مقدس کی دی گئی ہدایت (آیات 6,7 اور 9) میں سے جو کچھ آپ نے خدا کے ساتھ شخصی وقت کے دوران سیکھا ہے باری باری اس میں سے مختصر طور پر بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔
بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سنیں اور جو کچھ وہ بیان کرتا ہے اس پر بحث نہ کریں۔

[redacted]

A- غور و خوض

پڑھیں۔ 2- کرنتھیوں 9:6-15

سخاوت کرنا 2- کرنتھیوں 9:6-7
لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹے گا۔ جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے اُسی قدر دے نہ دریغ کر کے اور نہ لاچاری سے کیونکہ خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے 2- کرنتھیوں 9:6-7

یا دگی نوٹ میں مندرجہ ذیل آیت کو بلیک یا سفید بورڈ پر اس طرح لکھیں:

بائبل کے حوالہ کو اپنے کاپی کی پشت پر لکھیں۔

1- سخاوت کے متعلق نئے عہدنامہ کے اُصول۔

سخاوت کے متعلق نئے عہدنامہ کے اصول 2- کرنتھیوں 9:6-7,10 اور 1- کرنتھیوں 16:2 میں پائے جاتے ہیں۔ آیئے ہم مل کر دریافت کریں کہ وہ کیا کہتے ہیں:

پہلا اُصول: مسیحی سخاوت کا مطلب وہ چیز دینا ہے جو آپ نے حاصل کی ہے۔

2- کرنتھیوں 9:10 کہتی ہے "پس جو بونے والے کے لئے بیج اور کھانے کے لئے روٹی بہم پہنچاتا ہے وہی تمہارے لئے بیج کے چھلوں کو بڑھائیگا" مسیحی صرف وہ دے سکتا ہے جو اس کے پاس ہے اور جو اس کے پاس ہے وہ اس نے حاصل کیا ہے۔ خدا ہی وہ بیج مہیا کرتا ہے جو مسیحی بوتا ہے۔ مسیحی جو کچھ بوتا ہے پہلے وہ خدا سے حاصل کرتا ہے۔ 2- کرنتھیوں 5:8 کہتی ہے "سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں" اور 1- کرنتھیوں 4:7 کہتی ہے "تیرے پاس کونسی ایسی چیز ہے جو تو نے دوسرے سے نہیں پائی؟"۔ چنانچہ مسیحی سخاوت خدا کے فضل کا نتیجہ ہے مسیحی کی نیکی کا نہیں۔ خدا کا فضل صرف مسیحی کو بونے کے لئے بیج نہیں دیتا بلکہ مسیحی بیج کے ذخیرہ کو بڑھانے اور اس کی راستبازی کی فصل کو وسیع کرنے کی نا بابیت بھی رکھتا ہے۔

دوسرا اصول: مسیحی سخاوت ہوشیاری سے بیج بونا (بکھیرنا) ہے۔

2- کرنتھیوں 9:6 کہتی ہے "لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹیگا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹیگا" مسیحی سخاوت کا مطلب پھینکنا نہیں۔ مسیحی جو کچھ دیتا ہے وہ کھویا نہیں جاتا بلکہ بڑھ جاتا ہے۔ مسیحی سخاوت بیج بونے جیسی ہے۔ ظاہری طور پر تو کسان کا بیج چھونا اور غیر اہم ہوتا ہے لیکن اندرونی طور پر بیج شاندار قوت رکھتا ہے۔ تمام ظاہری صورتوں کے برعکس بیج کے اندر زندگی اور بڑھنے کی قوت ہوتی ہے۔ ایک بیج کو نشو ونما پانے اور پھل لانے کی اجازت دینے کیلئے ایک کسان کو چاہئے کہ وہ اس بیج کو مٹی میں بکھیر دے۔ ضرور ہے کہ وہ بیج کو اگتا اور بڑھتا ہوا دیکھنے سے پہلے اس کو دے دے۔ اس طرح ایک پھل دینے والے درخت میں بیج نشو ونما پاتا ہے۔ اس میں بیج ہوتے ہیں اسی طرح مسیحی سخاوت دی جانے والی رقم کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔

تیسرا اصول: مسیحی سخاوت میں انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔

گلتیوں 6:7 کہتی ہے "انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے"۔ ایک مسیحی اپنے بونے کے موافق کاٹے گا۔ یہ اصول زراعت کی دنیا میں سچ ہے اور اخلاقی اور روحانی دنیا میں بھی صادق آتا ہے۔ جو کوئی کم بوتا ہے وہ کم کاٹے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹے گا۔

پہلے پرانے عہدنامہ میں بھی یہ اصول سچ تھا۔ امثال 11:24-25 میں لکھا ہے "کوئی تو بکھیرتا ہے پر تو بھی ترقی کرتا ہے اور کوئی واجبی خرچ سے دریغ کرتا ہے پر تو بھی کنگال ہے۔ فیاض دل موٹا ہو جائیگا اور سیراب کرنے والا خود بھی سیراب ہوگا"۔ اور امثال 19:17 میں لکھا ہے "جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خداوند کو قرض دیتا ہے اور وہ اپنی نیکی کا بدلہ پائیگا"۔ یسوع نے سکھایا "اور جو کوئی شاگرد کے نام سے ان چھوٹوں میں سے کسی کو صرف ایک پیالہ پیالہ ٹھنڈا پانی ہی پلائیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئیگا" (متی 10:42)۔ اس نے یہ بھی کہا کہ بھوکے کو کھانا کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا، پردیسی کو اپنے گھر میں اتارنا، ننگے کو کپڑے پہنانا، بیمار اور قیدی کی خبر لینا سب ایسے ہے جیسے خود یسوع مسیح کو یہ کام (متی 25:35) چنانچہ، بہت بوئیں اور بہت کاٹیں۔

چوتھا اصول: مسیحی سخاوت کی سچی پیمائش سخاوت کی مقدار نہیں بلکہ دل کا رویہ ہے۔

2- کرنتھیوں 9:7 کہتی ہے "جس قدر جیسا ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے اسی قدر دے نہ دریغ کر کے اور نہ لاچاری سے کیونکہ خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے"

پرانے عہدنامہ کے دور میں سخاوت آزادانہ نہیں بلکہ شریعت کی مخصوص کردہ ہوتی تھی (بنی اسرائیل کی مذہبی شریعت) (ملاکی 3:6-12) دیکھیں شاگردیت۔ کتابچہ 4 ضمیمہ 1، پرانے عہدنامہ کی چیزیں)۔ اول، دہ یکی کی شرط پرانے عہدنامہ کی متی 5:17 کلسیوں 2:14 اور افسیوں 2:15 کے مطابق وہ پوری منسوخ اور متروک ہوچکی ہے۔ دوم، دہ یکی کی شرط مسیحیوں کو مجبور کرتی ہے اور نتیجہ کے طور پر بہت سے مسیحی مجبوراً دہ یکی دیتے ہیں خوشی سے

نہیں۔ بائبل کی تعلیم ہے کہ ہر ایک مسیحی کو اپنے دل میں یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ کیا اور کتنا دیگا اور وہ خوشی اور اختیار سے بتا دے سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دسویں حصہ سے بھی زیادہ ہو (لوقا 4-21:1)۔

اس کے برعکس مسیحی سخاوت میں سچ مچ ایک آزادی ہے۔ ہر ایک مسیحی کو اپنے دل میں یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ کتنا دے گا۔ اس پر کوئی حد یا پابندی مسلط نہیں ہے۔ مجبوری سے دینے کا مطلب ہے پہلے دے دینا اور پھر نقصان پر افسوس کرنا۔ یہ دینا نہیں بلکہ کرنا ہے اور نہ ہی سرداروں یا عوامی رائے کے دباؤ میں مجبوری سے دینا بھی مسیحی سخاوت نہیں۔ چنانچہ کلیسیا کے راہنما یا ارکان تقاضہ نہیں کر سکتے کہ مسیحی اپنی آمدن کا دسواں حصہ کلیسیا کو دیں۔

پانچواں اُصول: مسیحی بہ یہ مستقل اور باقاعدہ ہونا چاہئے۔

1- کرنتھیوں 16:2 کہتی ہے "ہفتے کے پہلے دن تم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے موافق کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے تا کہ میرے آنے پر چندے نہ کرنے پڑیں"۔ کرنتھس کے مسیحیوں کو تاکید تھی کہ ہر ہفتے کے پہلے دن آمدن کی رقم کا کچھ حصہ الگ کریں اور پھر اس کو تب تک محفوظ رکھیں جب تک ان سے وصول نہ کر لیا جائے۔ یہ حوالہ جہادت کے دوران ہدیہ اٹھانے کے لئے نہیں بلکہ ایک شخصی ذمہ داری ہے جو ہر کسی کو ادا کرنی ہوتی تھی۔ پولس مسیحیوں پر بھروسہ کرتا تھا اور ان کو کلیسیا کے ذمہ دار ارکان سمجھتا تھا۔ ہر ایک مسیحی خود فیصلہ کرتا ہے کہ وہ اپنی آمدن کا کتنا حصہ الگ کریگا اور پھر اس پر ذمہ داری ہے کہ وہ حاجت مندوں کو دے گا۔

2- سخاوت کی چند برکات کون کونسی ہیں؟۔

مسیحی سخاوت کے نتیجہ میں آپ خدا سے فراوانی کے لئے کافی حاصل کرتے ہیں۔

2- کرنتھیوں 9:8 کہتی ہے "اور خدا تم پر ہر طرح کا فضل کثرت سے کر سکتا ہے تا کہ تم کو ہر چیز کافی طور پر ملا کرے"۔ خدا کے کام کے لئے پیسہ دینا دنیا کے لوگوں کو ایک حماقت اور بڑی سرمایہ کاری نظر آتی ہے۔ لیکن دنیا کے لوگ خدا کی قدرت سے ناواقف ہیں کہ وہ تھوڑے کو وافر مقدار میں کر سکتا ہے۔ خدا کا فضل اس وقت کم کو زیادہ نہیں کریگا جب مسیحی بہت زیادہ ہدیہ دیں گے۔ مسیحی پر ہدیہ دینے کے بعد یہ بات منحصر ہے کہ اس کے پاس اپنی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

مسیحی سخاوت آپ کو ہر نیک کام کے لئے بہت کچھ دیتی ہے۔

2- کرنتھیوں 9:8 کہتی ہے "خدا کا فضل تم پر ہر طرح کا فضل کثرت سے کر سکتا ہے تا کہ تم کو ہمیشہ ہر چیز کافی طور پر ملا کرے اور ہر نیک کام کے لئے تمہارے پاس بہت کچھ ہو"۔ جو مسیحی سخاوت کرتا ہے اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا اس کو نیک کاموں میں دولتمند بناتا ہے۔

مسیحی سخاوت آپ کو سخاوت میں دولتمند بناتی ہے۔

2- کرنتھیوں 9:9 کہتی ہے "اس نے بکھیرا ہے۔ اس نے کنگالوں کو دیا ہے۔ اس کی راستبازی ابد تک باقی رہیگی"۔ بائبل یہ تجویز نہیں کرتی کہ ایک انسان غریبوں کو دینے سے بھی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات پا سکتا ہے۔ تاہم، جب ایک مسیحی سخاوت کرنا شروع کرتا ہے خدا اس کو راستبازی میں یعنی نیک اعمال میں دولتمند بناتا ہے۔

مسیحی سخاوت آپ کو فیاضی میں دولتمند بنا سکتی ہے۔

2- کرنتھیوں 9:11-14 کہتی ہے کہ جو لوگ سخاوت لیتے ہیں وہ خدا کی شکر گذاری اور حمد کریں گے اور اپنے والوں کے لئے دُعا بھی کریں گے۔
1- کرنتھیوں 12:24-26 میں لکھا ہے خدا نے بدن کو اس طرح مرتب کیا ہے.....تا کہ بدن میں تفرقہ نہ پڑے بلکہ اعضا ایک دوسرے کی برابر فکر رکھیں۔ پس اگر ایک عضو دُکھ پاتا ہے تو سب اعضا اس کے ساتھ دُکھ پاتے ہیں" بدن کے ایک عضو سے جو کچھ ہوتا ہے اس کا اثر پورے بدن پر پڑتا ہے۔ آپ کی جماعت کے مسیحی مسیح کا پورا بدن نہیں بنتے۔ دُنیا میں تمام انفرادی جماعتوں کے ارکان مسیح کے بدن کے عضا ہیں۔ اس لئے ساری دُنیا کے مسیحیوں کو چاہئے کہ دُنیا کے دوسرے حصوں میں رہنے والے مسیحیوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے اس کے لئے فکر مند ہوں۔

مسیحی سخاوت خدا کی ناقابل بیان بخشش کی شکر گذاری کا اظہار ہے۔

2- کرنتھیوں 9:15 کہتی ہے "شکر خدا کا اس کی اس بخشش پر جو بیان سے باہر ہے" خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا یسوع مسیح انسان کے گناہوں کے کفارہ کے طور پر دے دیا۔ اور مسیح کے ساتھ خدا نے سب کچھ دے دیا۔ خدا کی بخشش سب مسیحیوں کی سخاوت سے بالاتر ہے۔ اس نے مسیح میں اپنا آپ دے دیا اور اس نے تمام آسمانی ممکنہ برکات مسیحیوں کو دے دیں۔ خدا کی بخششیں مسیحیوں کے لئے نجات لاتی ہیں۔ چنانچہ خدا کی بخشش بیان سے باہر ہے۔ انسانی زبان اس کو بیان نہیں کر سکتی۔ لیکن انسان کا دل اس کا تجربہ بطور عظیم اور تبدیلی لانے والی حقیقت کر سکتا ہے۔ پس مسیحی سخاوت فرض کے طور پر نہیں کی جاتی بلکہ مسیحیوں کے لئے خدا کی ناقابل بیان بخشش کے طور پر کی جاتی ہے۔ خدا کی بخشش ساری مسیحی سخاوت کی تحریک دیتی ہے۔

3- سخاوت کس کو دینی چاہئے؟

اُن مسیحیوں کو جو آپ کو خوراک دیتے ہیں۔

1- کرنتھیوں 9:7-14 اور گلتیوں 6:6 کے مطابق مسیحیوں کو چاہئے ان لوگوں کی مدد کریں جو انجیل کی منادی کرتے ہیں اور بائبل کی تعلیم دیتے ہیں۔ چاہے ان کا تعلق آپ کی کلیسیا سے ہو یا نہ ہو۔

اُن مسیحیوں کو جو آپ کی راہنمائی کرتے ہیں:۔

1- کرنتھیوں 5:17-18 کے مطابق مسیحیوں کو چاہئے کہ اپنی کلیسیا کے ایلڈر صاحبان کی مدد کریں جو اچھا کام کرتے ہیں۔ ایلڈر صاحبان (گلہ بان اور نگہبان) مدد مانگ نہیں سکتے اور ارکان کی مدد میں غفلت نہیں کر سکتے۔ سب کو چاہئے کہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور ان کی فرمانبرداری کریں۔

اُن مسیحیوں کی جو خدا کا کام کرتے ہیں:۔

فلپیوں 4:14 اور 3- یوحنا 5-8 کے مطابق مسیحیوں کو چاہئے کہ مشنریز اور انٹرنیٹ کے ذریعے انجیل کی منادی کرنے والوں کی مدد کریں چاہے وہ ان کی کلیسیا سے ہوں یا نہ ہوں۔

حاجت مند مسیحیوں کی:۔

یعقوب 1:2:15-17- یوحنا 17-18 اور 2- کرنتھیوں 8:7-15 کے مطابق مسیحیوں کو چاہئے کہ اپنی کلیسیا کے ارکان کی مدد کریں یعنی بیوہ عورتیں، یتیم بچے، معذور، غریب اور جانفشانی کرنے والے۔ ان کو چاہئے کہ ان ضرورت مند کلیسیاؤں کی بھی مدد کریں جو دُنیا کے دیگر حصوں میں ہیں۔

تمام حاجت مند لوگوں کی:۔

اعمال 19:17:21:13 اور گلتی 6:1-4 کے مطابق مسیحیوں کو چاہیے کہ دنیا میں غیر مسیحیوں کی بھی مدد کریں۔

4- مسیحیوں کو کتنے فی صد دینا چاہیے؟

اپنی آمدنی میں ترقی کے لئے سخاوت کریں۔

2- کرنتھیوں 8:12 میں ہم پڑھتے ہیں "اگر نیت ہو تو خدا اس کے موافق مقبول ہوتی جو آدمی کے پاس ہے نہ اس کے موافق جو اس کے پاس نہیں"۔ اور 1- کرنتھیوں 16:2 میں ہم حکم پڑھتے ہیں کہ ہر ایک مسیحی مستقل طور پر اپنی آمدن یا کامیابی کے ساتھ کچھ پیسے الگ کر کے سنبھال رکھے۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ وہ اپنی مال و دولت اور آمدن کے مطابق دیا کریں۔ مثال کے طور پر امیر آدمی دسویں حصے سے زیادہ دے سکتا ہے اور غریبوں کے لئے دسواں حصہ دینا ضروری نہیں (کتابچہ 4 ضمیمہ 1۔ پرانے عہد نامہ میں دیکھیں)۔

اپنے فیصلے کے مطابق فیاضی سے دیں۔

2- کرنتھیوں 9:6-7 میں ہم پڑھتے ہیں کہ مسیحیوں کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ ان کو کتنے فی صد دینا ہے۔ مقدار ہر ایک مسیحی اور خدا کے درمیان ایک ذاتی معاملہ ہے اور کسی دوسرے کی طرف سے نہ دیکھی جا سکتی ہے اور نہ مجبور کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال مسیحیوں کو فیاضی کے ساتھ سخاوت کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

B- یاد دہانی اور نظر ثانی

1- لکھیں: بائبل مقدس کی آیت کو خالی کارڈ یا اپنی نوٹ بک کے صفحہ پر لکھیں۔

2- یاد کریں: بائبل مقدس کی آیت کو درست طور پر یاد کریں۔ سخاوت کرنا (2- کرنتھیوں 9:6-7)۔

3- نظر ثانی کریں: دو دو ہو جائیں اور ایک دوسرے کی پچھلی یاد کی ہوئی آیت کو چیک کریں۔

[redacted]

بائبل سٹڈی کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں اور مل کر 1-پطرس 2:11-25 کا مطالعہ کریں۔

قدم 1: پڑھنا	**خدا کا کلام**
پڑھیں: آئیں ہم مل کر 1-پطرس 2:11-25 کو پڑھیں۔	
آئیں ہم مل کر باری باری آیت پڑھیں۔	

قدم 2 دریافت کریں	مشاہدات

غور کریں: اس عبارت میں آپ کے لئے کونسی سچائی اہم ہے؟ یا اس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے دل و دماغ کو چھوتی ہے؟

قلم بند کریں: ایک یا دو سچائیاں دریافت کریں جن کی آپ کو سمجھ آئی ہے۔ ان کے متعلق سوچیں اور اپنی نوٹ بک میں اپنے خیالات قلم بند کریں۔

بیان کریں: (گروپ کے ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد باری باری بیان کریں۔ آئیں ہم نے جو کچھ دریافت کیا ہے باری باری ایک دوسرے سے بیان کریں)۔

(بیان کرنے والے لوگوں نے جو دریافت کیا اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ یاد رکھیں ہر چھوٹے گروپ میں ارکان مختلف چیزیں بیان کریں گے۔ ضروری نہیں کہ یہی چیزیں بیان کریں)۔

2:23

دریافت نمبر 1۔ مسیح نہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا۔

مَیں اس قسم کے ضبط اور اندرونی قوت حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہوں جو لوگ میرے دشمن میرے ساتھ کرتے ہیں مَیں ایسا نہ کروں۔

2:21

دریافت نمبر 2۔ خُدا مسیحیوں کو دُکھ اُٹھانے کے لئے بُلاتا ہے۔

خُدا مسیحیوں کو مسیح کے نقشِ قدم پر چلنے، دُکھ میں اسی طرح ردِعمل کرنے کے لئے بلاتا ہے جس طرح اس نے کیا تھا۔ دُکھ اٹھانے سے بچا نہیں جا سکتا۔ سارے مسیحی جو دیندار زندگی گذارنا چاہتے ہیں ان کو ستایا جائے گا (2-تیمتھیس 3:12)۔ ان سے بے انصافی اور ان کی تحقیر کی جائے گی۔ مسیحیت میں دُکھ سہنا اہم ہے اور مسیح کے نمونہ پر چلنے والوں کے لئے بہت بڑا فائدہ ہے۔

قدم 3: سوال	وضاحت

غور کریں۔ اس عبارت میں کونسا سوال ہے جو آپ اس گروپ سے پوچھنا چاہیں گے؟

آیئے ہم 1-پطرس 2:11-25 میں تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان باتوں کے بارے سوالات کریں جس کی ابھی سمجھ میں آئی۔

پرکھیں۔ اپنے سوالات کو جس قدر ممکن ہو واضح طور پر مرتب کریں۔ پھر اپنے سوال کو اپنی نوٹ بک میں لکھ لیں۔

بیان کرنا۔ (گروپ کے ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد ہر کسی کو اپنا سوال پوچھنے کا موقع دیں)۔

گفتگو۔ پھر ان میں سے چند سوالات کو چن لیں اور گروپ میں باہمی تبادلہ خیال کرنے سے ان کے جواب دینے کی کوشش کریں)۔

(ان سوالوں کی چند مثالیں جو طلب پوچھ سکتے ہیں اور کچھ سوالات کی گفتگو کے متعلق نوٹس مندرجہ ذیل ہیں۔

2:18

سوال نمبر 1: مسیحی غلامی کو کیسا سمجھتے ہیں؟

نوٹس: ہمارے سیاق و سباق کے مطابق پرانے وقتوں میں مسیحی اکثر اپنے سخت مزاج مالکوں سے دُکھ پاتے تھے۔ آیت 18 کہتی ہے "اے نوکرو!

بڑے خوف سے اپنے مالکوں کے تابع رہو" یہاں لفظ "نوکر" سے مراد ہے کفریلو ملازم جو باہر نگرانوں کے ماتحت کام کرنے والے غلاموں کی نسبت گھروں میں اپنے مالکوں کے ساتھ زیادہ رابطہ میں رہتے تھے (ٹرونچ 5:6) خدا چاہتا ہے کہ وہ اپنے مالکوں کے تابع رہیں۔ یعنی وہ اپنے ؟آپ کو چھوٹا بنائیں اور اپنے مالکوں کا احترام مانیں۔ ان کو صرف خوف میں تابع نہیں رہنا چاہئے کیونکہ مقابلہ بے کار ہے اور بدسلوکی کو بڑھاوا دیگا۔ یعنی دلی اور ظاہری عزت کے ساتھ تابع رہنا چاہئے کیونکہ خدا یہ چاہتا ہے۔ ان کو خدا سے ڈرنے اور وجدان رکھنے والے مالکوں کے ہی تابع نہیں رہنا چاہئے بلکہ بدمزاج مالکوں کے بھی۔ لفظ بد مزاج کا مطلب ہے تند مزاج، احمق، ضدی، نامعقول، اوندھی مت، غیر متوقع اور بے انصاف۔ پطرس چاہتا ہے کہ مسیحی کفریلو ملازمین اپنے آپ کو مالکوں کے تابع اس وقت بھی رکھیں جب وہ ان کے نامعقول اور بے انصاف مطالبات کی وجہ سے خدمت کرنا مشکل ہو۔

پرانے وقتوں کے اس نوکر مالک کے رشتہ کا اطلاق جدید نوکر مالک کے رشتوں پر ہو سکتا ہے۔ بائبل تقاضہ کرتی ہے کہ مسیحی نوکر اپنے آپ کو عزت سے اپنے مالکوں کے تابع کریں۔ جب بھی ان کے مالک نامعقول مطالبے کرتے اور ان کے ساتھ بے انصافی کرتے ہیں تب ان کو دکھ ہوتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں بہت سے مالک ایسے کرتے ہیں کہ جیسے وہ خود نوکر ہوں۔ اور ان سے کسی قسم کا بھی تقاضہ کر سکتے ہیں۔ بعض مالک اجرت دیئے بغیر بہت سا اضافی وقت مانگتے ہیں۔ بعض مالکان اپنے نوکروں سے غیر صحت مند یا خطرناک ماحول میں کام کرواتے ہیں۔ ایک بار پھر بعض لوگ اپنی کمزور لوگوں کو نوکر رکھتے ہیں، ان سے سخت کام کرواتے ہیں لیکن بہت کم اجرت پر یا ان کی اجرت دبا جاتے ہیں۔ بعض ملکوں میں لوگ بچوں کو اپنی مزدور فوج بنا کر استعمال کرتے ہیں نہ ان کو کوئی تعلیم دیتے ہیں اور نہ مناسب مزدوری دیتے ہیں۔ ایسے بہت سے سخت اور بے انصاف حالات مسیحیوں کے دکھ کا سبب بنتے ہیں۔ مسیحیوں کو چاہئے کہ صرف خوف کے ساتھ ہی بے انصاف مالکوں کے تابع نہ ہوں بلکہ راستبازی کی بھوک اور پیاس کے لئے بھی (متی 5:6) یعنی نوکر کی عزت کرنے کا مطلب ہے ان حالات کو بہتر بنانا۔ مسیحیوں کو چاہئے کہ نیکی اور محبت کریں اور دیانتدار اور ایماندار رہیں اور مسیحیوں کو چاہئے کہ اپنے مالکوں سے اپنی اور دوسروں کی حالت میں متعلق عزت سے بات کریں۔

تاہم، اگر مالک تقاضہ کرتے ہیں کہ ان کے نوکر وہ کام کریں جو بائبل میں منع ہیں تو پھر نوکر بڑی سے اپنے مالکوں کو جواب دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی بھی حال میں مسیحی نہ رشوت دے سکتے ہیں اور نہ لے سکتے ہیں۔ کاروبار میں نہ دھوکہ دے سکتے ہیں اور نہ جھوٹ بول سکتے ہیں۔ نہ چوری کر سکتے ہیں اور نہ کسی قسم کی ہیرا پھیری کر سکتے ہیں۔ جب ان کے مالک انکو دھمکائیں تو ان کو چاہئے کہ اپنے مالکوں کو بتائیں کہ ان کے لئے آدمیوں کی نسبت خدا کا حکم زیادہ فرض ہے (اعمال 4:19-20;5:29)۔

2:19

سوال نمبر 2: جو کچھ خدا کی نظر میں درست ہے اُس کے لئے دُکھ اُٹھانے کے فائدے کون کونسے ہیں؟

نوٹس: ضرور ہے کہ مسیحی نیکی کے بدلے دُکھ اٹھانے اور بدی کے بدلے دُکھ اٹھانے میں فرق سے واقف ہوں۔ مسیحی بدی کے بدلے دُکھ اٹھانے کے لئے نہیں بلکہ نیکی کے بدلے میں دُکھ اٹھانے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ پرانے عہدنامہ کے نبیوں نے نیکی کے بدلے دُکھ اٹھائے۔ یسوع مسیح نے نیکی کے بدلے میں دُکھ اٹھائے۔ رسولوں نے نیکی کے بدلے دُکھ اٹھائے۔ مسیحیوں نے صدیوں تک نیکی کے بدلے دُکھ اٹھائے۔ مسیحیوں کو نیکی کے بدلے دُکھ اٹھانے کے لئے بلایا گیا ہے۔ یعنی مسیحیوں کو اسلئے بلایا گیا کہ دُکھ کا ردِعمل اسی طرح کریں جس طرح یسوع مسیح نے کیا تھا۔ ان کو چاہئے کہ گالیاں کھا کر گالی نہ دیں اور نہ کسی کو دھمکائیں بلکہ اپنی زندگی اور حالات کو حاکم اعلیٰ خدا کے سپرد کر دیں جو منصفانہ وقت پر انصاف سے عدالت کریگا۔ پس جو خدا کی نظر میں درست

ہے اس کے لئے دُکھ جھیلنے کا نتیجہ مسیحی کے لئے بڑے بڑے فوائد کی صورت میں ہوگا۔

متی 5:11-12 کہتا ہے" جب میرے سبب سے لوگ تمکو لعن طعن کریں اور ستائیں اور ہر طرح کی بری بات تمہاری نسبت جھوٹ کہیں تو تم مبارک ہو گے"۔

عبرانیوں 12:10-11 کہتا ہے" وہ تو تھوڑے دنوں کے واسطے اپنی سمجھ کے موافق تنبیہ کرتے تھے مگر یہ ہمارے فائدہ کے لئے کرتا ہے تا کہ ہم بھی اس کی پاکیزگی میں شامل ہو جائیں۔ اور بالفعل ہر قسم کی تنبیہ خوشی کا نہیں بلکہ غم کا باعث معلوم ہوتی ہے مگر جو اس کو سہتے سہتے پختہ ہو گئے ہیں ان کو بعد میں کھیں کے ساتھ راستبازی کا پھل بخشتی ہے"۔

یعقوب 1:2-4 کہتا ہے" اے میرے بھائیو! جب تم طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو۔ تو اس کو یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے"۔

2:20

سوال نمبر 3: **دُنیا میں اس قدر دُکھ اور موت کیوں ہے؟**

نوٹس: بہت سے لوگ اس لئے دُکھ نہیں اٹھاتے ہے کہ وہ خدا کی نظر میں درست کام کرتے ہیں بلکہ اسلئے کہ وہ خدا کی نظر میں غلط کام کر رہے ہیں۔ بُرائی کے بدلے دُکھ اٹھانے کی پانچ وجوہات ہیں:

a- لوگ بے دین ہونے کی وجہ سے دُکھ اٹھاتے ہیں۔

خدا لوگوں کی بے دینی پر ناراض ہے (رومیوں 1:18-23)۔ بے دینی بائبل کے خدا کے ساتھ غلط تعلق ہے۔ بے دینی کا مطلب ہے کہ موجود اور زندہ خدا پر ایمان نہ رکھنا اور اس طرح ایک کافرانہ زندگی بسر کرنا جیسے کہ انسان خود ہی اپنا خدا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بے دینی کا مطلب ہے اس خدا پر ایمان نہ رکھنا جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا بلکہ کسی اور خدا کو ماننا چاہے یہ انسان کے ہاتھوں کا بنایا ہوا بت ہو یا کچھ مذہبی رسمیوں کا گھڑا ہوا خدا۔ مختصر یہ کہ بے دینی کا مطلب ہے اس سچے خدا کے بغیر جینا جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا ہے۔ بے دینی خدا ئے واحد کے ساتھ غلط تعلق ہے جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا ہے۔

بے دینی کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں کی سوچ ناقص ہو جاتی ہے اور ان کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کی سوچ ناقص، بے کار اور بے پھل ہو جاتی ہے وہ جھوٹ اور فریب کی دُنیا میں رہتے ہیں اور یہ لوگوں کے دُکھ کا سبب بن جاتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کو اخلاقی اور روحانی زندگی جینے کے لئے لازمی روشنی کی کمی ہو جاتی ہے وہ ایسی دُنیا میں رہتے ہیں جہاں لوگ نیکی کرنے کی قوت نہیں پا سکتے اور یہ لوگوں کے دُکھ جھیلنے کا سبب بنتا ہے۔

b- لوگ شریر ہونے کی وجہ سے دُکھ اٹھاتے ہیں۔

خدا لوگوں کی شرارت پر بھی ناراض ہے (رومیوں 1:24-32)۔ شرارت، دوسرے لوگوں سے غلط تعلق ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بہت سی

برائیاں کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو ماتحت اور جڑے ہوئے طرزِ زندگی میں تھینچتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہر قسم کی پلنے والی شرارت کے طریقے ایجاد کرتے ہیں۔ رومیوں 1 باب میں ہماری ہوائی باتوں پر غور کریں مثلاً روحانی عظمت اور خدا کی نعمت، جنسی حرامکاری اور بے شرمی کاروباری لالچ اور فریب، سماجی تھپڑ بازی اور شیخی، سیاسی بے حسی اور بد دیانتی۔ لوگ بدی سے بھرے پڑے ہیں اور بدی کرتے ہیں: وہ بدی ایجاد کرتے ہیں اور بدی کی منظوری دیتے ہیں۔ بعض اوقات لوگ اپنی جنگوں اور ناپاک زندگی کے لئے مذہبی منظوری دے دیتے ہیں۔ جب یہ لوگ ایک دوسرے سے بدی کرکے دُکھ اٹھاتے ہیں تو کچھ تعجب نہیں۔

c- لوگ جھوٹے عقائد کی وجہ سے دُکھ اٹھاتے ہیں۔

لوگ سچائی کو دباتے اور بدل دیتے ہیں (رومیوں 18:18,25)۔ سچائی کو دبانا اور بدلنا کسی کے ساتھ غلط تعلق رکھنا ہے۔ یہ کسی کا اپنے ہی ضمیر کے خلاف گناہ ہوتا ہے۔ خدا کے متعلق، خدا کے کہنے اور کرنے کے متعلق، انسان کی حالت اور اس دُنیا کی قسمت کے بارے سچائی اکثر فراموش کر دی جاتی ہے۔ سوچ سمجھ کر بگاڑی یا بدل دی جاتی ہے۔ خلوتیں اپنے آپ کو اپنے سے اونچی روحانی اور اخلاقی قوت کے تابع کرنا پسند نہیں کرتیں۔ حاقتور اور چالاک لوگ سچائی کو بگاڑتے اور بدل دیتے ہیں کیونکہ سچائی کو قبول کرنے کا مطلب ہوگا کہ ان کو تبدیل ہونا پڑیگا۔ جب تک خلوتیں اور لوگ تبدیل ہونے سے گریز کرتے ہیں وہ بے انصاف اور خود غرض، خود ساختہ راستباز اور خود پسند ہیں۔ وہ اپنی آفرینش کی سچائی کو بگاڑتے اور تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

جھوٹے عقائد کو ماننے کا مطلب ہے کہ لوگوں کی زندگی میں تحفظ اور اہمیت کی کمی ہے اور یہ ان کے دُکھ کا سبب بنتا ہے۔ ان کو تحفظ کی کمی ہے یعنی ان کو احساس نہیں کہ ان سے غیر مشروط محبت کی گئی ہے۔ ان کو اہمیت کی کمی ہے یعنی ان کو احساس نہیں کہ ان کی زندگی کا کوئی معنی یا مقصد ہے۔

d- لوگ موت کی وجہ سے دُکھ اٹھاتے ہیں۔

رومیوں 6:23 کہتا ہے "گناہ کی مزدوری موت ہے" اور چونکہ سب نے گناہ کیا اس لئے سب لوگ ہلاک ہونگے۔ گناہ کا نتیجہ موت ہے۔ سب لوگ موت سے ڈرتے ہیں۔ نہایت "کلینے" وہ بات ہے کہ لوگ اس کے متعلق سوچنا اور بات کرنا نہیں چاہتے۔ زیادہ تر لوگوں کے لئے موت سارے دُکھ کا عروج بن جاتی ہے۔ موت سے مراد ہے اپنے عزیزوں سے بچھڑ جانا۔ آپکو انہیں پیچھے چھوڑنا پڑتا ہے۔ موت کا مطلب ہے سارے مال و اسباب سے علیحدگی، ساری تعلیم کا نقصان، نوکری کا نقصان، ملاقات اور رتبہ کو پیچھے چھوڑنا۔ آپ نے اپنے جیتے جی جن جن چیزوں کے لئے بہت محنت کی ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ پیچھے رہنے والوں کے لئے موت بڑی "کلینے" وہ ہوتی ہے۔ وہ اپنے عزیز سے جدا ہو جاتے ہیں اور اس کو کھو دیتے ہیں۔ چنانچہ، جو لوگ پیچھے زندہ رہ جاتے ہیں وہ موت سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ موت کے بعد کیا امید ہے۔ موت سب کے لئے دُکھ کا سبب بنتی ہے۔

e- لوگ عدالت کی وجہ سے دُکھ اٹھاتے ہیں۔

لوگ دُکھ اٹھاتے ہیں کیونکہ وہ جو بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں (گلتیوں 6:7-8)۔ خدا ان لوگوں کو سزا کا حکم سناتا ہے جو اس کے قوانین کو توڑتے ہیں۔ خدا نے اپنی مخلوق میں قوانین بنا رکھے ہیں۔ اگر ان قوانین کو توڑا جائے تو یا اپنے ساتھ سزا لاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص فزکس کے قانون کشش ثقل کو توڑے گا تو وہ بری طرح گر سکتا ہے۔ خدا نے اپنی مخلوق اور انسانوں میں روحانی اور اخلاقی قوانین بھی بنا رکھے ہیں اور اگر لوگ خدا کے روحانی اور اخلاقی قوانین کو توڑتے ہیں تو ان کو سزا ملتی ہے اور نتیجتاً وہ دُکھ اٹھاتے ہیں۔ بائبل کہتی ہے "آدمی جو کچھ بوتا ہے وہ کاٹیگا" (گلتیوں 6:7)۔

جو نیکی بوتا ہے وہ خوشحالی کاٹیگا۔ جو نفرت بوتا ہے وہ شکستہ تعلقات کاٹے گا۔ جو ظلم و جبر بوتا ہے وہ جنگ کاٹے گا۔ بے دین اور شریر زندگی کے نتائج اکثر انسان کی زندگی کے دوران اس کے ساتھ چپٹے رہتے ہیں۔ اکثر لوگ اپنے بے دین اور شریر اعمال کے نتائج کے طور پر دُکھ اٹھاتے ہیں۔

لوگ خدا کی عمومی تنبیہی مہمیتوں کے تحت دُکھ اٹھاتے ہیں۔ یُحنّی 10-1:6 کہتا ہے کہ خدا ان لوگوں کو پکڑتا ہے جو اس کو فراموش کرتے یا اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ خدا کائنات کو سنبھالتا ہے جس میں تاریخ کے واقعات اور فطرت کی قوتیں شامل ہوتی ہیں۔ جب لوگ خدا کی نافرمانی کرتے ہیں یا انسان اور خدا کے درمیان تعلق ٹوٹتا ہے اس وقت خدا اپنی نگہبانی کو کھینچ لیتا ہے یا جلدی سے سزا بھی دے دیتا ہے۔ پھر وہ لوگوں کی عدالت کرتا ہے اور وہ دُکھ اٹھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ فطرت کے چکر، لوگوں کی خوراک کی بنیادی ضروریات اور کپڑے تک بھی کھینچ لیتا ہے۔ وہ لوگوں کی مزدوری کو ناکام کر دیتا ہے اور ان کی زندگی کی امیدوں کو جلا دیتا ہے۔ اس طرح خدا ہر قسم کی تباہیاں مثلاً زلزلے، سیلاب اور خاص طور پر خشک سالی اور قحط کو استعمال کرتا ہے تاکہ گناہ کے خلاف اپنی ناراضگی کا اظہار کرے اور لوگوں کو توبہ کرنے اور واپس لانے کے لئے تنبیہ کرے (حزقی ایل 14:2؛ عاموس 12-4:6)۔

لوگ خدا کی آخری عدالت کے تحت دُکھ اٹھاتے ہیں (عبرانیوں 9:27) کہتا ہے کہ خدا کی آخری عدالت موت کے بعد ہوگی۔ پھر خدا سب لوگوں کی بے دینی، بدکاری، جو نے عقائد پر ایمان اور جنہوں نے اس کو رد کیا ان کی عدالت کریگا۔ شریروں کو سزا ملے گی کہ وہ ہمیشہ کے لئے خدا سے جدا ہو جائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صبح و شام عذاب سہیں گے (2-تھسلنیکیوں 9-1:8)۔ خدا کی آخری عدالت کا دُکھ جسمانی موت سے بہت بڑھ کر ہے۔ سب بے دین اور شریر لوگ مستقبل میں دُکھ سہیں گے۔ یہ بہت سنجیدہ بات ہے۔ خدا کی آنے والی عدالت میں دُکھ بھگتنے کا مطلب زمین پر موجودہ دُکھ کی نسبت زیادہ سنگین ہوگا۔

چنانچہ، سب لوگ بدی کریں گے اور دُکھ سہیں گے۔ تاہم مسیحیوں کو بدی کر کے دُکھ نہیں سہنا چاہئے۔

2:21-23

سوال 4- مسیحیوں کو نیکی کے بدلے دُکھ سہنے کا ردِعمل کیسے کرنا چاہئے؟

نوٹس: دُنیا میں جب لوگ دُکھ سہتے ہیں تو اکثر کھلی بغاوت اور خلاف ورزی کے ساتھ ردِعمل کرتے ہیں۔ وہ اپنے انسانی حقوق اور بطور نوکر حقوق اور خود وضع کئے ہوئے حقوق پر کھڑے ہوتے ہیں۔ جب ان کے مالک حقوق نہیں دیتے تو وہ اس کا جواب نہ ڈالوں، دوسرے مزدوروں کو بغاوت میں شامل ہونے پر مجبور کرنے، بغاوت میں شامل نہ ہونے والے ملازموں کو ستانے سے دیتے ہیں۔ جب ان کے مطالبات پورے نہیں ہوتے تو وہ خلاف ورزی، دوسرے مزدوروں سے مار کٹائی، مالک کی یا عوامی املاک کی توڑ پھوڑ سے ردِعمل ظاہر کرتے ہیں۔ دُنیا میں عام طور پر لوگ بے انصافی کا جواب بے انصافی سے دیتے ہیں وہ "آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت" لیتے ہیں (متی 9:38)۔

مسیحیوں کو نیکی کے بدلے ملنے والے دُکھ کا ردِعمل کیسے کرنا چاہئے؟ پطرس رسول کہتا ہے کہ مسیحیوں کو اپنے مالک یسوع مسیح کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے۔ اس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا تھا پھر بھی جب لوگوں نے اس کی تحقیر کی تو اس نے گالیاں کھا کر گالی نہ دی، اس نے شریروں کی بدی کا بدلہ بدی سے نہ دیا۔ جب لوگوں نے اس کو کوڑوں اور لاٹھیوں سے مارا تو اس نے ان کو نہ دھمکایا۔ وہ ان کو فرشتوں کی افواج اور خدا کی عدالت سے دھمکا سکتا تھا۔ اس نے اپنا منہ نہ کھولا۔

تاہم، جب یسوع مسیح کو نیکی کے بدلے ستایا گیا تو وہ عمل درآمد کرنے والا مدرہا۔ آیت 23 کہتی ہے "بلکہ اپنے آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپرد کر دیا" یسوع مسیح کو جب بھی ستایا گیا اس نے اپنا معاملہ خدا باپ کو پیش کر دیا۔ ہلاک کرنے اور سزا دینے کا حق صرف خدا کو ہے (رومیوں 12:17-21)۔ یسوع مسیح نے اپنی انسانی فطرت میں اپنا عدالت، ہلاکت اور سزا کا حق خدا کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ خدا باپ اپنے وقت پر بے انصاف شریروں کی عدالت کریگا چاہے وہ آپ کے مالک ہوں، حکومت ہو یا آپ کے مالک کا مذہب ہو۔ چنانچہ یسوع گالیاں کھا کر گالی دینے یا دھمکانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا تھا۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ یسوع مسیح کے نقش قدم پر چلیں اور ہرگز گالیاں کھا کر گالی نہ دیں اور نہ دھمکائیں۔

اور جب اسے ستایا جاتا تھا وہ اپنے دشمنوں کے لئے دعا کرتا تھا (لوقا 6:27-28;23:34)۔

چوتھا قدم: عمل اطلاقات

غور کریں: اس عبارت میں کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟

بیان اور قلم بند کریں: آیئے ہم ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور 1-پطرس 2:11-25 میں سے ممکن اطلاقات کی ایک فہرست بنائیں۔

غور کریں: کونسا ممکن عمل ہے جو خدا چاہتا ہے کہ آپ کے شخصی عمل میں تبدیل ہو جائے؟

قلم بند کریں: اس شخصی عمل کو تحریر کر لیں۔ اپنا شخصی عمل بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں پر عمل کریں گے یا ایک ہی سچائی کے مختلف اطلاقات بنائیں گے۔ ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے)۔

-1 1-پطرس 2:11-25 میں سے ممکن اطلاقات کی مثالیں:

2:11 یاد رکھیں کہ جسمانی خواہشیں جو روح سے لڑائی رکھتی ہیں ان سے پرہیز کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ وہ جسمانی خواہشیں جنسی بدکاری، خود پسندی، خود غرضی، خود ساختہ راستبازی اور مادہ پرستی، نسلی، معاشرتی یا خاندان میں اپنی شہرت کا لالچ ہوتا ہے۔ اپنی جسمانی خواہشوں کے خلاف لڑنا بڑا مشکل کام ہو سکتا ہے لیکن اس کا اجر پاکیزگی اور راستبازی ہوگا

2:12 یاد رکھیں کہ بت پرست اور دوسرے مذاہب کے لوگ آپ کو مسیحی ہونے، یسوع مسیح کی پرستش کرنے اور مسیحی زندگی گذارنے کی وجہ سے دکھ دے سکتے ہیں لیکن اگر آپ ان کے درمیان نیک اعمال کرتے رہے (لوقا 6:27-28) تو ایک دن وہ تبدیل ہو کر خدا کی تمجید کرنے والے بن سکتے ہیں۔

2:13-15 جو باتیں خدا کی نظر میں درست ہیں ان کے لئے ہر حکومت کے تابع رہیں جو مسیحیوں کو دیا کرتی ہے۔ خدا کی نظر میں نیک اعمال کرتے رہنے سے آخر کار آپ ان کی جہالت کی باتوں کو روک سکتے ہیں۔

2:16 ظالم اور غیر مسیحی حکومتوں میں بھی آزاد لوگوں کی طرح جئیں یعنی ان لوگوں کی طرح جو گناہ کی قوت سے آزاد ہو چکے ہیں اور خدا ان کو معاف کر چکا ہے۔ اپنے آپ کو آزاد جانو ان لوگوں کی مانند جو نفرت، انتقام، دھمکانے، جھوٹ بولنے اور بے انصافی کرنے سے آزاد ہو چکے ہیں۔

2:17 ظالم اور غیر مسیحی حکومتوں کے ماتحت بھی ہر کسی کی عزت کرو۔ مسیحی برادری کی عزت کرو اور ہر ایک انفرادی جماعت کے مسیحیوں سے محبت کرتے رہو خاص کر جب ان کو ستایا جائے اور وہ دکھ میں ہوں۔ آپ ایک خدا سے ڈرتے ہوئے واجب عزت کا اظہار کریں جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا خاص کر جب یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کی وجہ سے آپ کو ستایا جائے۔ آپ اپنے ملک کی حکومت کو واجبی عزت

دیں اور ان کے قوانین کو ماننے کو تیار ہیں سوا ان قوانین کے جو براہ راست بائبل کے خلاف ہیں۔

2:18-20 اگر آپ ایک غیر مسیحی مالک کے نوکر ہیں تو ہر بات میں سوچ سمجھ کر اس کی تابعداری کریں جو بات بائبل سے تضاد نہیں رکھتی۔ اگر وہ آپ کے ساتھ بدمزاجی سے پیش آتا ہے تو خدا آپ کی تعریف کریگا کہ آپ نے خدا کے خیال سے بے انصافی کے باعث دکھ اٹھا کر تکلیفوں کو برداشت کیا اور پھل لائے۔

2:21-23 ہر گز مت بھولیں کہ خدا نے آپ کو مصیبت میں اس طرح رد عمل کرنے کے لئے بلایا ہے۔ اس نے آپ کو بلایا ہے تا کہ خدا کی نظر میں نیک نام کرنے کی وجہ سے دکھ اٹھائیں۔ اس نے آپ کو مصیبت میں اس طرح رد عمل کرنے کے لئے بلایا ہے جس طرح مسیح نے اپنی مصیبت میں کیا تھا۔ اس نے آپ کو بلایا ہے تا کہ آپ کسی سے گالیاں کھا کر گالی نہ دیں۔ اس نے آپ کو بلایا ہے تا کہ جب دوسرے لوگ آپ کو دکھ دیں تو آپ ان کو نہ دھمکائیں۔ خدا نے آپ کو اس لئے بلایا تا کہ آپ اپنے مشکل حالات یا ان لوگوں کی عدالت کریں جو آپ کو دکھ دیتے ہیں۔ اس نے آپ کو بلایا ہے تا کہ آپ اپنا آپ اور اپنی ہر مشکل خدا کے سپرد کر دیں جو انصاف سے عدالت کرتا ہے۔ خدا نے مسیحیوں کو دکھ سہنے کے لئے بلایا ہے اور اس نے ان کو حکم دیا ہے کہ اپنی مصیبت سے کس طرح پیش آئیں۔

2- شخصی اطلاقات کی مثالیں۔

a- میں دکھ سہنے میں مسیح کی پیروی کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ جب لوگ میری بے عزتی کرتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ گالیاں کھا کر گالی نہ دوں بلکہ ان کے واسطے برکت چاہوں اور ان سے بھلائی کروں۔ جب میں دوسرے لوگوں کی بد سلوکی سے دکھ اٹھاتا ہوں تو میں درد سے دور نہ بھاگوں بلکہ اس کو برداشت کروں۔

b- میں اپنے دکھ کی وجوہات پر توجہ نہیں دینا چاہتا۔ بلکہ ان اچھے نتائج پر جو خدا کی نظر میں درست کام کرنے کے لئے میری زندگی میں آ سکتے ہیں۔

قدم 5- دعا	جواب
آیئے خدا نے 1-پطرس 2:11-25 میں جو کچھ ہمیں سکھایا ہے اس کے متعلق باری باری دعا کریں۔	
(بائبل کے اس مطالعہ میں آپ نے جو کچھ سیکھا ہے اس کے جواب میں دعا کریں۔ صرف ایک یا دو جملوں میں دعا کرنے کی مشق کریں۔	
یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے متعلق دعا کر رہے ہیں)۔	

[redacted]

دو دو یا تین تین کے گروپس میں دعا جاری رکھیں۔ ایک دوسرے کے لئے اور دنیا کے لوگوں کے لئے دعا کریں۔

[redacted]

گروپ لیڈر۔ گروپ کے ارکان کو فہرست تیار کرنے کے لئے تحریری طور پر دیں یا ان کو اس کی نقل کرنے دیں

1- <u>عہد۔شاگرد بنانے کا عہد کریں:</u>
کسی دوسرے شخص یا لوگوں کے گروپ کے ساتھ مل کر 1-پطرس 2:11-25 کی مناوی کریں، تعلیم دیں یا بائبل سنڈی کریں۔

2- <u>خدا کے ساتھ شخصی وقت:</u> ایوب 1,2,12 اور 14 میں سے روزانہ نصف باب سے خدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔ پسندیدہ ہجائی کا طریقہ کار استعمال کریں۔ نوٹس تیار کریں۔

3- <u>یاددہانی۔ حفاظت کرنا:</u> 2- کرنتھیوں 7-6:9۔ بائبل مقدس کی پچھلی یاد کی ہوئی 5 آیات کی روزانہ دوہرائی کریں۔

4- <u>دعا:</u> اس ہفتہ کسی خاص شخص یا چیز کے لئے دعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا کر رہا ہے (زبور 3:5)۔

5- اپنی نوٹ بک میں شاگرد بنانے کے متعلق نیا اندراج کریں۔ خدا کے ساتھ اپنا شخصی وقت، یاددہانی کے نوٹس، بائبل سنڈی نوٹس اور ان کی تیاری کو شامل کریں۔